مرزا غلام احمد قادیانی کی عباراتِ کفریہ کا ردِّ بلیغ

اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَی الْمَسِیْحِ الْکَذَّابُ

(سن تصنیف: 1902ء / ۱۳۲۰ھ)

تصنیف
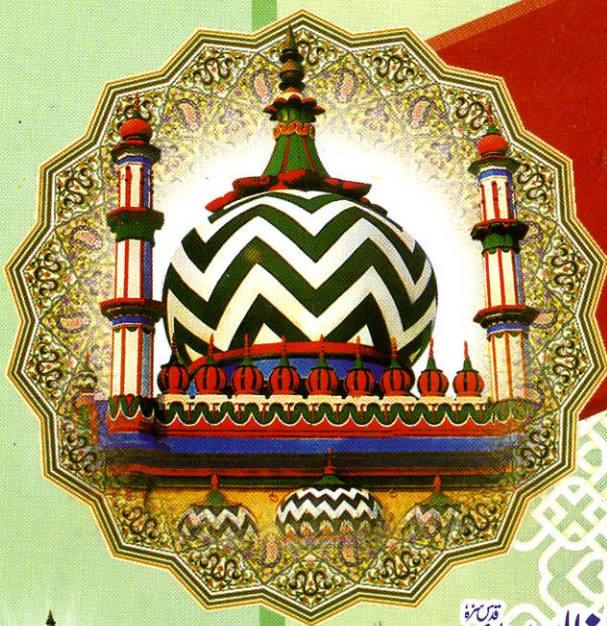
مجدد دین وملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

دار الرضا لاھور
Dar-Ul-Raza

اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَسِیْحِ الْکَذَّابْ

(سنِ تصنیف: ۱۹۰۲ء / ۱۳۲۰ھ)

تصنیفِ لطیف

از: امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری حافظ
امام احمد رضا محقق، محدث، قادری، برکاتی، حنفی، بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نعت

از: امامِ اہلسنت امام احمد رضا محقق محدث قادری برکاتی حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

مسئلہ

از امرتسر، کڑہ گربا سنگھ، کوچہ ٹنڈا شاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہٖ سبحانہ، مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم مباشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہوکر صیغ عقائد کفریہء مرزائیہ سے مصطبغ ہوکر علیٰ رؤس الاشہاد ضروریاتِ دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہوچکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہوچکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجّل، مؤجل مرتد مذکور کے ذمّہ ہے، اولادِ صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کرکے اجر حاصل کیجئے۔ت)

خلاصہ جواباتِ امرتسر:

(۱) شخص مذکور بباعث آنکہ بہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہوچکا، منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہوچکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہوچکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں۔

(ابومحمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ)

(۲) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں، اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ ﷺ کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفہ کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوگئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے، عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی۔

(۳) لا يشك فى ارتداد من نسب المسمريزم الذى هو من اقسام السحر الى الانبياء عليهم السلام واهان روح الله عيسىٰ بن مريم عليهما السلام وادعى النبوة وغيرها من الكفريات كالمرزا فنكاح المسلمة لا شك فى فسخه لكن لها المهر والاولاد الصغائر، ابو الحسن غلام مصطفى عفى عنه۔

ترجمہ: بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعویٰ وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلا شک فسخ ہوجائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ہے۔(ابوالحسن غلام مصطفٰے عفی عنہ۔ت)

(۴) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے، نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔(ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ)

(۵) انچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتویٰ دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد، و توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکار معجزات شیوۂ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزاست)۔

(احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبدالغنی)

علماء عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے۔ جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک

رسالہ ہے) احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبدالغنی (ت)

(۶) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(۷) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعیِ نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں، ابوالوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(۸) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریاتِ دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحتاً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں۔ لہٰذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے، اولادِ صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے، پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معجّل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے۔(ابوتراب محمد عبدالحق بازار صابونیاں)

(۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔

(صاحبزادہ صاحب سیّد ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف)

(۱۰) آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔(نور احمد عفی عنہ)

از جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب امرتسری

باسم سامی حضرت عالم اہلسنّت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافع جہالت وضلالات

مفخر العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب
متعنا اللہ بعلمہ تحفۂ تحیات وتسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا، آنکہ چوں دریں بلا
داز مدّت مدیدہ بہ ظہور دجّال کذاب قادیانی فتور وفساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی
بہ ہیچ صورتے درچنگ علماآں وہری رہزن دین اسلام نمی آید اکنوں ایں واقعہ درخانہ یک
شخص حنفی شد کہ زنے مسلمہ درعقد شخصے بودہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از وے ایں
کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانہ پدر رسید لہٰذا برائے آں و برائے سد آیندہ وتنبیہ مرزائیاں
فتوی ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بمہر ودستخط شریف خود مزیّن فرمایند کہ باعثِ
افتخار باشد سفیر از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است
فتوائے ہذا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود وگفت اگر دریں فتوی دستخط کنم ندوہ از من
بیزار شود خاکش بدہن، ازیں جہت مرد ماں بلدہ رابسیار بدظنی درحق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ
آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔ الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبد الغنی از امرتسر کڑہ
گرباسنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد وبدعات، جہالت وگمراہی کو دفع
کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کو مٹانے والے مولانا مولوی احمد
رضا خاں صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے، سلام وتحیت مسنونہ پیش
ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور وفساد برپا ہوا ہے قانونی
آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہو سکی ابھی ایک واقعہ حنفی
شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت تھی وہ شخص مرزائی ہو گیا اس کی
مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے والد کے گھر چلی
گئی، لہٰذا اس واقعہ اور آئندہ سدِ باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتویٰ طبع کرایا ہے

امید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزیّن فرمائیں گے جو کہ باعثِ افتخار ہوگا۔
ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ
فتویٰ اس کے پاس بھیجا تا کہ وہ دستخط کر دے تو اس نے کہا اگر میں نے اس فتویٰ پر دستخط کئے
تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اس کے منہ میں خاک ہو، اس کی اس بات کی
وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بدظن ہو گئے ہیں۔ مزید کیا لکھوں، اللہ تعالیٰ
آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزاء عطا فرمائے، الملتمس گنہگار بندہ واعظ محمد
عبد الغنی از امرتسر کڑہ گرباسنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔ (ت)

الجواب

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی الہ و صحبہ المکرمین عندہ رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون۔ (تمام تعریفیں اللہ وحدہٗ لاشریک کے لئے ہیں، اور
صلوٰۃ وسلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی آل واصحاب پر جو عزت و
کرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی بدگوئیوں سے اور
تیری پناہ چاہتا ہوں انکے حاضر ہونے سے۔ت)

اللہ عزّوجلّ دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال ووبال ونکال سے بچائے، قادیانی
مرزا کا اپنے آپ کو مسیح ومثل مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب مہ جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

(شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر۔ت)

فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح ومثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں
مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجّال علیہ اللعن والنکال، پہلے اس ادعائے کاذب کی

نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی "الصّارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی" مسمّٰی کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، ماحی فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، **بحمد اللہ تعالیٰ** اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ ﷻ قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کئے مثیلِ مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت ونجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریاتِ دین اور بوجوہ کثیرہ کفر وارتداد مبین ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

کفر اوّل: مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس میں لکھتا ہے: میں احمد ہوں جو آیت **مُبَشِّرًا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد** میں مراد ہے[1] آیۂ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیّدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ ﷻ نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے ﷺ۔ ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتًا ادّعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم: توضیح المرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ "میں محدث ہوں اور محدث ء بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔[1]

کفر سوم: دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا[2]

کفر چہارم: مجیب پنجم نے نقل کیا، ونیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی، ان اقوال خبیثہ میں:

اوّلاً: کلامِ الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیۂ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور ﷺ۔

---

[1] توضیح المرام، مطبوعہ ریاض الہند امرتسر، ص ۱۶

ء **لا اله الا الله لقد کذب عدوّ الله ایها المسلمون** (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو!۔ت) سیّد المحدثین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی۔ انھیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب رواه احمد والبخاری عن ابی هریرة واحمد ومسلم والترمذی والنسائی عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما.** اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ عنہ (اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ت)

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا: **لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب**[1] **رواه احمد والترمذی والحاکم عن عقبة بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالک رضی الله تعالیٰ عنهما.** ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر ہوتا، (اسے احمد وترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے، ت)

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا **الا لعنة الله علی الکٰذبین** (خبردار، جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ت) والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

[1] توضیح المرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر، ص ۱۶

[2] دافع البلاء، مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان، ص ۲۶

ثانیا: نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثا: اللہ عزوجل پر افتراء کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: **ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون** (القرآن الکریم ۱۶/۱۱۶) بیشک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے۔ اور فرماتا ہے: **انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون** (القرآن الکریم ۱۶/۱۰۵) ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں۔

رابعا: اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: **فویل للذین یکتبون الکتٰب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عنداللہ لیشتروا بہ ثمنًا قلیلاط فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون** (القرآن الکریم ۲/۷۹) خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیحہ ہے اور وہ باجماعِ قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے رسالہ **جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ** ۱۳۱۷ھ خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس (۱۱۰) حدیثوں اور تیس (۳۰) نصوں کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا' ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزءِ ایقان

ہے **ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** (القرآن الکریم ۳۳/۴۰) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں، **الکفر جلی الکفران** ہے، قول دوم وسوم میں شائد وہ یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

اولاً: صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ و جامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے: **واللفظ للعمادی لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر**[1] یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبان فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہوجائے گا۔

امام قاضی عیاض کتاب **"الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ"** ﷺ میں فرماتے ہیں: **قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون** رحمھما اللہ تعالیٰ **فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ فقال فعل اللہ برسول اللہ کذا وذکر کلاما قبیحا، فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمٰن للذی**

[1] الفتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ، پشاور، ۲/۲۶۳

سأله اشهد عليه وانا شريكك يريد فى قتله و ثواب ذٰلک، قال حبيب بن الربيع لان ادعاء التاويل فى لفظ صراح لا يقبل[1] یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ ورفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمن خدا! تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔ امام احمد بن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثوابِ عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسموع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں: ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فانه ارسل من عندا لحق وسلط على الخلق تاويلا للرسالة العرفية بالارادة اللغوية وهو مردود عندالقواعد الشرعية[2] یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعدِ شرع کے نزدیک مردود ہے۔

[1] الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ القسم الرابع الباب الاول، مطبع شركة صحافية فى البلاد، العثمانیہ ۲/۲۰۹

[2] شرح الشفاء لملا علی قاری مع نسیم الریاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۴/۳۴۳

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں: هذا حقيقة معنى الارسال وهذا مما لا شك فى معناه وانكاره مكابرة لكنه لا يقبل من قائله وادعاؤه انه مراده لبعده غاية البعد، وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو قال انت طالق قال اردت محلولة غير مربوطة لا يلتفت لمثله و يعد هذيانا اھ ملتقطا[1] یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلا شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے باایں ہمہ قائل کا ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے، اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیا: وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح وفضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ

دندان تو جملہ در دہانند   چشمان تو زیر ابروانند

(تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں۔ت)

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محلِ مدح میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے فضل وشرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو (۲) نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو (۲) گھونگے بنائے، یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا۔ اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا

[1] نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض الباب الاول دار الفکر بیروت ۴/۳۴۳

ہونا، ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہے، اللہ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچّھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔ مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

۱۔ کل یوم ھو فی شان بخواں　　　مرورا بیکار و بے فعلے مداں

(روزانہ اللہ تعالٰی اپنی شان میں، پڑھ اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ۔ت)

۲۔ کمتریں کارش کہ ہر روز ست آں　　　گو سہ لشکر روانہ میکند

(اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے۔ت)

۳۔ لشکرے ز اصلاب سوئے امہات　　　بہر آں تا در رحم روید نبات

(ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف، تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے۔ت)

۴۔ لشکرے ز ارحام سوئے خاکدان　　　تا ز نر و مادہ پُر گردد جہاں

(ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف، تاکہ نر و مادہ سے جہان کو پُر فرمائے۔ت)

۵۔ لشکرے از خاکداں سوئے اجل　　　تا بہ بیند ہر کسے حسنِ عمل[1]

(ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ت)

حق عزّوجلّ فرماتا ہے: **فارسلنا علیھم الطوفان والجراد و القمل والضفادع و الدم.** (القرآن الکریم ۷/۱۳۳) ترجمہ: ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جُوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جیسے ٹڈی اور مینڈک اور جُوں اور کتے اور سؤر سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے اور ایک

[1] المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ دریارے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور، دفتر اول ص ۷۹

دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت،

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں:

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم　　　با شما نامحرماں ما خامشیم[1]

(ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں۔)

اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے: **وان من شئی الا یسبّح بحمدہ ولکن لاتفقھون تسبیحھم** (القرآن الکریم ۱۷/۴۴) ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **ما من شئی الا یعلم انّی رسول اللہ الا کفرۃ او فسقۃ الجن والانس**[2] **رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ** رضی اللہ عنہ **وصححہ خاتم الحفاظ**۔ ترجمہ: کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں یعلی بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔ت) حق سبحانہ تعالٰی فرماتا ہے: **فمکث غیر بعید فقال احطت بمالم تحط بہ وجئتک من سبأ بنبأ یقین.** (القرآن الکریم ۲۷/۲۲) ترجمہ: کچھ دیر ٹھہر کر ہدہد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **ما من صباح ولا**

[1] المثنوی المعنوی حکایت مارگیرے کہ اژدہائے افسردہ الخ، نورانی کتب خانہ پشاور، دفتر سوم ص ۲۷

[2] المعجم الکبیر حدیث ۶۷۲، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/۲۶۲

الجامع الصغیر حدیث ۸۰۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت، الجزء الثانی، ص ۴۹۲

رواح الاوبقاع الارض ينادی بعضها بعضا، يا جارة' هل مربک اليوم عبد صالح صلّی عليک او ذکر اللہ ؟فان قالت نعم رأت ان لها بذلک فضلا[1]. رواه الطبرانی فی الاوسط وابونعيم فی الحلية عن انس رضی اللہ عنہ۔ ترجمہ: کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ (اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر، ہر بت پرست کافر، ہر ریچھ بندر، ہر کتے سؤر کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا؟ ہرگز نہیں، تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

وبعبارة اخری معنی کے چار ہی قسم ہے، لغوی، شرعی، عرفی، عام یا خاص، یہاں عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادہ لغوی کا ادعاء یقیناً باطل، اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ و خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک بھی نہیں، مگر حاش للہ! ایسا باطل ادعاء اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح باد شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے

[1] المعجم الاوسط، حدیث ۵۶۶، مکتبۃ المعارف الریاض، ۱/۳۳۶

سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کرکے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سؤر کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہئے کوئی مناسبت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں **لا مشاحة فی الاصطلاح** (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اوّل سے مناسبت اصلاً منظور نہیں، معہذا قادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے: **قدت قادية جاء قوم قدا قحموامن البادية والفرس قديانا اسرع**[1] ترجمہ: قوم جلدی میں آئی، **قدت قادية** کا ایک معنی **قدت من البادية** یا **قدت الفرس** جنگل سے آیا، یا گھوڑے کو تیز کیا۔

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے، حاشا وکلّا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا ادعاء مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا، اجازت

[1] القاموس المحیط باب الواو فصل القاف مصطفی البابی مصر، ۴/۳۷۹

لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمۂ جزروانکار ہے، لوگ بیع نامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الیٰ غیر ذٰلک من فسادات لا تحصیٰ (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔ت) تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا، کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ ورسول (جل جلالہ و ﷺ) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل سنیں اور اللہ ورسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کرلیں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انہیں اللہ ورسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و للہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل وعلا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے: قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (القرآن الکریم ۹/۶۶) ترجمہ: ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رب العالمین۔

ثالثاً: کفر چہارم میں امتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی وعرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً: کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ ورسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن الکریم ۳۳/۴۰) (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) کا منکر اور باجماع قطعی جمیع امت مرحومہ مرتد و کافر ہوا، سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے

ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی تیس (۳۰) دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، امنت امنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم (ترجمہ: میں ایمان لایا میں ایمان لایا، اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے۔ت) اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیلِ مسیح ہے صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا والعیاذ باللہ رب العلمین۔[1]

کفر پنجم: دافع البلاء ص۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔[2]

کفر ششم: اسی رسالے کے صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے[3]

کفر ہفتم: اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ یہ ادعاء بھی باجماع قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتویٰ مسمّٰی بہ رد الرفضۃ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض وروضۂ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی وشرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی واعلام امام ابن حجر مکی ومنح الروض علامہ قاری وطریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع

[1] جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۴۵ مسند احمد بن حنبل دار الفکر بیروت ۵/۳۹۶

[2] دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص۳۰

[3] دافع البلاء ضیاء الاسلام قادیان ص۳۰

مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے، ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے: النبی افضل من الولی وھو امرٌ مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر کانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ [1] ترجمہ: یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

کفر ہفتم: میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں) بہ تقدیم با ہے یعنی بھنگی درکنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم: ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالٰی بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے: اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا [2] یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔ اذ قال اللہ یا عیسٰی بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلٰی والدتک، اذایدتک بروح القدس قف تکلم الناس فی المھد وکھلاً ج واذعلمتک الکتٰب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ج واذ تخلق من الطین

[1] ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب العلم باب ما یستحب للعالم الخ دار الکتاب العربی بیروت ۱/۲۱۴

[2] ازالہ اوہام، ریاض الہند امرتسر، بھارت، ص ۱۱۶

کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی و تبرئ الاکمہ والابرص باذنی ج واذ تخرج الموتیٰ باذنی ج واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبیّنٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحرٌ مبین (القرآن الکریم ۵/۱۱۰) جب فرمایا اللہ سبحانہٗ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے، اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

مسمریزم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں، ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالٰی علی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتاکید رد فرما دیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا: انی قد جئتکم باٰیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر الآیۃ۔ (القرآن الکریم ۳/۴۹) میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں۔ اور اس کے بعد فرمایا: ان فی ذٰلک لاٰیۃ لکم ان کنتم مؤمنین (القرآن الکریم ۳/۴۹) ترجمہ: بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔ پھر مکرر فرمایا: جئتکم باٰیۃ من ربکم **فاتقوا اللہ**

واطیعون (القرآن الکریم ۳/۵۰) ترجمہ: میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

مگر جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رب کی نہ مانے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں ع

کس نہ گوید کہ دروغ من ترش ست

(کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے۔ت)

پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ: **تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض** (القرآن الکریم ۲/۲۵۳) ترجمہ: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا: **واٰتینا عیسی ابن مریم البیّنٰت و ایدنٰہ بروح القدس** (القرآن الکریم ۲/۲۵۳) ترجمہ: اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دئے اور جبرئیل سے اس کی تائید فرمائی۔

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے ہر طرح کفر وارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا "بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے"[1] **انا للہ وانا الیہ راجعون، الا لعنۃ**

[1] ازالہ اوہام ریاض الہند امرتسر، بھارت ص ۱۱۶

اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ وبارک وسلم۔ (ہم اللہ کی ملکیت اور ہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام۔ت)

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف وشروح شفاء وسیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی وروضہ امام نووی ووجیز امام کردری واعلام امام حجر مکّی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول **لعن اللہ قائلہ وقابلہ** (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ وصلوٰۃ اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کردیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ: **انّ الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدلھم عذابا مھینا** (القرآن الکریم ۳۳/۵۷) بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلّت کا عذاب۔

کفر دھم: ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے: ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے[1]۔[2] یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفار **لعنھم اللہ** کا

[1] یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بعنایت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ (۱۲منہ غفرلہ)

[2] ازالہ اوہام، ریاض الہند امرتسر بھارت ص ۲۳۴

کفر حضرت عزت عزّ جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا: **کذبت قوم نوح ن المرسلین** (القرآن الکریم ۲۶/۱۰۵) **کذبت عاد ن المرسلین** (القرآن الکریم ۲۶/۱۲۳) **کذبت ثمود المرسلین** (القرآن الکریم ۲۶/۱۴۱) **کذبت قوم لوط ن المرسلین** (القرآن الکریم ۲۶/۱۶۰) **کذب اصحٰب الایکة المرسلین** (القرآن الکریم ۲۶/۱۷۶) (نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا، عاد نے رسولوں کو جھٹلایا، ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا، لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا، بَن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ت)

ائمہ کرام فرماتے ہیں، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ واقع میں جھوٹا ہو جانا، شفا شریف میں ہیں: **من دان بالوحدانیة وصحة النبوة و نبوة بنبینا** صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذٰلک المصلحة بزعمه اولم یدعها فهو کافر باجماع**[1] ترجمہ: یعنی جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت نبوّت کی حقانیت ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر انکی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعمِ خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچالیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما هو من المقالات مکتبه شرکة صحافیه فی بلاد العثمانیه ۲/۲۶۹

تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

دیکھو قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا۔ **فلعن الله من کذب احدا من انبیائه** وصلی اللہ تعالٰی علی انبیائه ورسله والمؤمنین بهم اجمعین، **وجعلنا منهم وحشرنا فیهم وادخلنا معهم دارالنعیم بجاههم عنده وبرحمته بهم ورحمتهم بنا انه ارحم الراحمین** والحمد للہ رب العٰلمین. (اللہ تعالٰی کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالٰی کی لعنت اور اللہ تعالٰی اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان کے ساتھ حشر اور ان کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اور ان پر اپنی رحمت اور انکی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم ورحمٰن ہے سب حمد یں اللہ تعالٰی کے لئے جو سب جہانوں کا رب ہے۔ت)

طبرانی معجم کبیر میں وَبَر حنفی رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **انی اشهد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة کذّاب**[1] ترجمہ: بیشک میں ذرّہ ہائے خاک تمام دنیا کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشهد معک یارسول الله (یارسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی

[1] المعجم الکبیر حدیث ۴۱۲ از و بر بن مشهر الحنفی المکتبه الفیصلیه بیروت ۲۲/۱۵۴

دیتا ہوں) اور محمد ﷺ کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنٰی کتا بعدد دانہائے ریگ وستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہء سمٰوٰت وارض وحاملانِ عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے **وکفٰی باللہ شھیدا** (القرآن الکریم ۴۸/ ۲۸) (اور اللہ کافی ہے گواہ۔ت) کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد ناپاک ہے۔[1]

اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہوکر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوۂ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اوّل و دوم و رسالۂ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلٰی نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون وچرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحقِ نار۔ شفاء شریف میں ہے: **نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل اووقف فیھم اوشک**[2] یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔ شفاء شریف نیز فتاوٰی بزازیہ و دررو غرر و فتاوٰی خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے: **من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر**[3] ترجمہ: جو اس

[1] یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲۔

[2] الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی ﷺ فصل فی بیان ماھو من المقالات مکتبہ شرکۃ صحافیہ فی البلاد والعثمانیہ ۲/ ۲۵

[3] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی، ۱/ ۳۵۶

کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ و درمختار وعالمگیری و غرر و ملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے: **صاحب الھوٰی ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد**[1] (بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ت) فتاوٰی ظہیریہ وطریقۂ محمدیہ وحدیقۂ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاوٰی ہندیہ میں ہے: **ھؤلاء القوم خارجون عن ملّۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین**[2] یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں۔ **فی الدرالمختار عن غنیۃ ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولادزنا**[3] درمختار میں غنیۃ ذوالاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کردیتا ہے اسکی اولاد ولد الزنا ہے۔ اور عورت کا کل مہر اس کے ذمّہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہوچکی ہو کہ ارتداد کسی دَین کو ساقط نہیں کرتا۔ **فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فی بعد قضاء دین ردتہ**[4] ترجمہ: تنویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی۔ اور معجّل تو فی الحال

[1] درمختار فصل فی وصایا الذمی وغیرہ مطبع مجتبائی دہلی، ۲/ ۳۳۳

[2] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ پشاور، ۲/ ۲۶۴

[3] درمختار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/ ۳۵۹

[4] درمختار باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/ ۳۵۹

آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل' وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دارالحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہوگیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہوجائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔فی الدر ان حکم القاضی بلحاقه حل دينه [1] فی ردالمحتار لانه باللحاق صار من اهل الحرب وهم اموات فی حق احكام الاسلام فصار كالموت، الا انه لا يستقر لحاقه الا بالقضاء لا حتمال العود' واذا تقرر موته تثبت الاحكام المتعلقة به كما ذكرنهر [2] (درمختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دارالحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دَین لوگوں کو حلال ہے، ردالمحتار میں ہے کیونکہ دارالحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہوگیا اور حربی اسلام کے احکام میں مرُدوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہوگئی تو موت سے متعلقہ تمام احکام نافذ ہوجائیں گے جیسا کہ نہر نے ذکر کیا۔ت) اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی، حذرا علی دينهم الاترى انهم صرحوا بنزع الولد من الام الشفيقة المسلمة ان كانت فاسقة والولد يعقل يخشى عليه التخلق بسيرها الذميمة فما ظنک بالاب المرتد والعياذ بالله تعالىٰ قال فی ردالمحتار الفاجرة بمنزلة الكتابية فان الولد يبقى عندها الىٰ ان يعقل الاديان كما سيأتی خوفا عليه من تعلمه منها ما تفعله فكذا الفاجرة [3] الخ وانت تعلم الولد لا يحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلک عمر العقل قطعا فيحرم الدفع اليه ويجب النزع منه وانما احوجنا الىٰ هذا لان

[1] درمختار باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۳۵۹

[2] ردالمحتار باب المرتد، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۳/۳۰۰

[3] ردالمحتار باب الحضانۃ، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۲/۶۳۴

الملک ليس بيد الاسلام والا [1] فالسلطان اين يبقى المرتد حتى يبحث عن حضانته الاترى الىٰ قولهم لا حضانة لمرتدة لا نها تضرب وتحبس كاليوم فانى تتفرغ للحضانة فاذا كان هذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول ولكن انا لله وانا اليه راجعون ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم. نابالغ بچوں کے دین کے خطرے کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والعياذ بالله تعالىٰ، ردالمحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہلِ کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہوجائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ، اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہٰذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کرلینا ضروری ہے اور ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے، آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کو حق پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہٰذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہوسکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم۔ت

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہوجائیں گے اور

[1] فان سلطان الاسلام مامور بقتله لايجوز لهٗ ابقاؤه بعد ثلثة ايام ۱۲ منه ترجمہ: کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے۔۱۲منہ

اگر مرتد ہی مرگیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہوجائیں گے، فی الدرالمختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة وهی خمس النکاح والذبیحة والصید والشهادة والارث ویتوقف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة وهو المفاوضة، اوولایة متعدیة وهوالتصرف علی ولده الصغیر، ان اسلم نفذ وان هلک اولحق بدارالحرب وحکم بلحاقه بطل[1] اه مختصرا، نسأل اللّٰه الثبات علی الایمان وحسبنا اللّٰه ونعم الوکیل وعلیه التکلان ولاحول ولا قوة الاّ باللّٰه العلی العظیم وصلی اللّٰه تعالٰی علی سیدنا ومولانا محد واٰله وصحبه اجمعین، اٰمین واللّٰه تعالٰی اعلم. (درمختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہوگیا تو موقوف امور نافذ ہوجائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مرگیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہوجائیں گے، اھ مختصراً، ہم اللہ تعالٰی سے ایمان پر ثابت قدمی کے لئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالٰی کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسا ہے، لاحول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم، وصلی اللّٰهتعالٰی علٰی سیّدنا ومولانا محمد وآلهٖ وصحبهٖ اجمعین، آمین. واللّٰه تعالٰی اعلم۔ت)

فقیر احمد رضا قادری غفرلہ

[1] درمختار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی ۳۵۹/۱

○

عرش حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزّت رسول اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

کافروں پر تیغ والا سے گری برقِ غضب
اَبر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللہ کی

لَاوَرَبِّ الْعَرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنّت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنّت رسول اللہ کی

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے

پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

نجدی اُس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے

کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فزوں

اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا

جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند

حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یارب اک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم

جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

ہے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور!

سرو گلزار قدم قامت رسول اللہ کی

اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور

تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی